

آہ! قاضی ایوب

مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ مجیرہ شریف کے شیخ الحدیث مولانا قاضی محمد ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۲۲ مئی ۲۰۰۵ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ انکی وفات پر
مجلس التفسیر (کراچی) سراپا سوگوار ہے۔

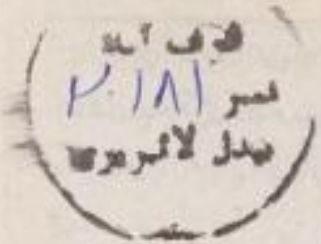
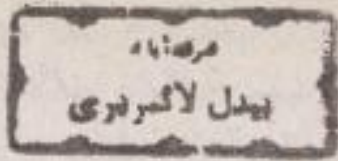
مرحوم سے ۱۹۹۵ء میں اسلام آباد میں منعقدہ ایک سہ روزہ علمی فقہی سیمینار میں، راقم کی متعدد بار
ملاقاتیں ہوئیں۔ مرحوم کو علم و فضل کا پیکر، سادگی و شرافت کا مرقع، حسن صورت کا حامل اور حسن سیرت کا نمونہ
پایا۔ سیمینار کے موقع پر میرے روم میٹ پر دو فیصلہ منقح نسیب الرحمن تھے۔ چنانچہ قاضی صاحب مرحوم بھی
ہمارے کمرے کی طرف اور بھی ہم انکے کمرے کی طرف چلے جاتے اور مختلف موضوعات زیر بحث رہتے۔
شعبہ ہار ہم نے قاضی صاحب مرحوم کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں اور سیمینار کے وقتوں میں کئی بار اکٹھے
گھومنے گئے۔ قاضی صاحب کے ساتھ متعدد تصویروں بھی بنوائیں۔ تصویروں کا کیا؟ وہ تو ظاہر کا ایک پردہ
ہیں اصل بات تو یہ ہے کہ وہ اپنی متعدد یادوں کے ساتھ راقم کے دل میں جلوہ افروز ہیں۔

مرحوم کے تحریر علمی کا اندازہ، اس وقت ہوا جب منقح نسیب الرحمن، مولانا صدیق ہزاروی اور راقم
کے سامنے مرحوم نے سیمینار میں پیش کئے گئے ایک عربی مقالہ پر فی البدیہہ تنقید کرنی شروع کی اور اس ضمن
میں مقالہ پر متعدد اشکالات پیش کر کے علمی و تحقیقی مباحث چھیڑ دیے۔ اس وقت مرحوم پر کسی "استاد کامل" کا
گمان ہو رہا تھا۔ ان کی طرف سے اٹھائے گئے نکات پر مولانا ہزاروی اور منقح نسیب الرحمن بھی داد دینے لگے بغیر نہ
رہ سکے۔

قاضی صاحب مرحوم نے اس سیمینار کے موقع پر راقم کو اپنی خصوصی توجہات اور شفقتوں سے
نوازا۔ انکی حکیمانہ نصیحتوں نے دل پر اہستہ نقوش قائم کئے۔ وہ روحانی اقتدار میں اپنے اسلاف کے نمائندہ
تھے چند اور مختصری ملاقاتوں کے بعد ان کے بارے میں راقم کا جثر یہ ہے کہ وہ انتہائی سادہ اور منکسر المزاج
عالم دین تھے نیز روحانی قدروں کے مابین بھی۔ انکی موت نے راقم کو کئی صدمے سے دوچار کیا ہے۔ اب دل
میں انکی یاد ہے اور زبان پر دعائے مغفرت۔ خدا انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ ملاحظہ فرمائے (آمین)۔

فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر

(مدبر اعلیٰ)



مسلم و غیر مسلم افراد اور حکومتوں کے مابین تعلقات

ڈاکٹر حافظ محمد کلیل اوج

استاذ الفقہ و التفسیر،

شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی

مسلمانوں کو اپنے قومی و دینی معاملات میں کسی ایک مرکز پر جمع ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ وہ
معاملات ہیں جو مسلمانوں کے ذاتی معاملات پر مقدم کر دیے گئے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ النور میں ہے۔
انما المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ و اذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذبوا
حسنی یستأذنہ۔۔۔ الخ۔ حقیقی مومن وہی ہیں، جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور جب
کسی اجتماعی مسئلہ میں اس (رسول) کے ساتھ جمع ہوتے ہیں تو (اس معاملہ کو دھورا چھوڑ کر) جاتے نہیں۔
جب تک اس (رسول) سے اجازت نہ لے لیں۔ (یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ فی الواقعہ خدا اور
رسول پر ایمان رکھتے ہیں)۔

امام راغب اصفہانی نے لکھا ہے۔ امر له خطر یجتمع لاجلہ الناس فلکان الامر
نفسہ جمعہم۔۔۔ امر جامع وہ امر ہے، جو بذات خود اتنا اہم اور فوری تو جب کا متقاضی ہے کہ لوگ اس کے
لئے اکٹھے ہو جائیں گویا وہ امر فی نفسہ لوگوں کو جمع کرنے کا باعث ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قومی یا
دینی معاملات ذاتی معاملات پر ترجیح رکھتے ہیں چنانچہ ضروری ٹھہرا کہ جب کسی ایسے ہی مسئلہ کے لئے بلایا
جائے تو نہ صرف یہ کہ بروقت حاضر ہوں۔ بلکہ وہاں سے اس وقت تک نہ جائیں۔ جب تک رسول
(داعی) سے اجازت نہ لے لیں۔

خبرنا عرض ہے کہ آج مسلمانوں کے معاشروں کی مجالس قومی اور محافل دینی کی یہ حالت ہے